السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بیوی اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگا سکتی ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوی کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تعریف کے باب سے ہے، جس میں وہم یا اختلاط نسب نہیں ہوتا، اور تعریف کا باب بہت وسیع ہے، تعریف کبھی ولاء سے ہوتی ہے جیسے عکرمہ مولی ابن عباس، کبھی حرفت سے ہوتی ہے جیسے غزالی، کبھی لقب اور کنیت سے ہوتی ہے جیسے اَعرج اور ابو محمد اَعمش، کبھی ماں کی طرف نسبت کر کے ہوتی ہے حالانکہ باپ معروف ہوتا ہے جیسے اسماعیل ابن علیة، اور کبھی زوجیت کے ساتھ ہوتی ہے جیسا قرآن مجید میں ایک جگہ

''امرأة نوح وامرأة لوط'' (التحریم : ۱۰) اور دوسری جگہ ''امرأة فرعون'' (التحریم : ۱۱) وارد ہے۔

بخاری و مسلم کی روایت ہے، سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :

جَاءَتْ زَيْنَبُ، امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ : يَارَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ زَيْنَبُ، فَقَالَ : «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» فَقِيلَ : امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ : «نَعَمْ، ائْذَنُوا لَهَا» (بخاری : ۱۴۶۲)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب آئیں اور اجازت طلب کی، کہا گیا : یا رسول اللہ! یہ زینب آئی ہیں، آپ نے پوچھا : کونسی زینب؟ کہا گیا : ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی، فرمایا : ہاں اسے آنے کی اجازت دے دو۔

یاد رہے کہ نسبت وہ حرام ہے جس میں بنوت کے لفظ کے ساتھ غیر باپ کی طرف نسبت کی جائے۔ مطلقاً نسبت یا تعریف کے لئے نسبت کرنا حرام نہیں ہے۔

البتہ اگر نسبت بنوت کے لفظ کے ساتھ غیر باپ کی طرف کی جائے تو وہ حرام ہے، جس کے بارے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ :

''ادعوھم لآبائہم ھو اقسط عند اللہ'' (سورة الأحزاب)

''انہیں ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ، یہی اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص